سوال

(79)مقروض پر زکوۃ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقروض پر زکوۃ کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس آدمی پر قرض ہے اس کے پاس پسوں میں سے رقم اندزاایک ہزارروپیہ ہے تواس کا 500 مثلاقرضہ ہے اس کو اتار کرباقی ایک ہزار سے جوبچے اس پر اس وقت سے لے کرا گلے سال آنے تک قرضہ کے علاوہ باقی بچی ہوئی رقم پر زکوۃ لگے گی ۔ یعنی ساڑھے باون روپیہ پر زکوۃ لگے گی جوکہ چالیسواں حصہ ہے ۔ اور ساڑھے باون روپیہ کا چالیسواں حصہ 1.8 ڈیڑھ روپیہ ہے اس طرح اوپر جتنے بھی ہوں گے مثلاایک ہزارمیں سے پانچ سوقرضہ میں چلے گئے توباقی پانچ سوبچتے ہیں ان کاحساب کرکے چالیسواں حصہ دیا جائے گا ۔ (جب ہاتھ میں آنے کے بعدان پر سال گزرجائے) لیکن اگروہ ایک ہزارجواس کے پاس ہے وہ ہےپچاس من گندم کی قیمت یعنی اس پر پانچ سوروپیہ قرضہ توہے لیکن آبادی سے اس کوکنکی (گندم) حاصل ہوئی ہےپچاس من جس کی قیمت فی من 20 روپیہ کے حساب سے فقط ایک ہزار ہوئی ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ توپھر زکوۃ اول دی جائے گی اور قرضہ یہ علیحدہ ہے باقی لین دین دوقسموں کا ہوگا ۔ ایک وہ جوزمین کے متعلق ہے مثلابیج کا خرچہ ،بیل کے جوڑے کی محنت اور خرچہ ھاریوں کا خرچہ اورمزدوری اور کھادوغیرہ کے اخراجات جیسے لین دین اس سے قطعاالگ نہیں کرسکتے البتہ کھیتی کوپانی پلانے کے بارے میں جوخرچہ ہوتا ہے شریعت مطہرہ نے اس کے بارے میں زکوۃ میں کمی وبیشی رکھی ہے یعنی جس زمین کوپلانے میں کم محنت اورکم خرچہ ہے اس کی پیدائش سے ’’عشر دسواں حصہ ‘‘ دینا ہے اور جوزمین سخت مشقت کے ساتھ سیرب کی جاتی ہے اس کی پیدائش سے ’’نصف عشر ‘‘ (بیسواں حصہ) ہے ۔ مثلاجن کی زمینیں بارش کے پانی پر آبادہیں ۔

ان کوزمین سیراب کرنے میں کوئی خاص مشقت نہیں اٹھانی پڑتی لہذاان پر ’’عشر ‘‘ (دسواں حصہ ہے) لیکن وہ زمین جن کوپانی کھینچ کراور مشقت کے ساتھ پلایا جاتا ہے ان کی پیداوارسے 20واں حصہ یعنی نصف عشر ہے ۔اپنے ملک میں جوزمینیں چھوٹی نہروں ،واٹرکورسوں یا ٹیوب ویل کے ذریعے پلائی جاتی ہے ۔ وہ ساری کی ساری ’’نصف عشر ‘‘کی فہرست میں آتی ہیں ۔

کیونکہ اس پانی کے حصول میں اگرچہ اتنی مشقت نہیں ہوتی کبھی کبھی کھدائی کرنی پڑتی ہے ۔ لیکن اس پر ٹیکس اور آبیانہ وغیرہ لگتا ہے شریعت مطہرہ نے ہمارےلیے یہ سہولت رکھی ہے کہ ایسی صورتوں میں ’’نصف عشر ‘‘کی ادائیگی ہوگی ۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس آدمی کوپچاس من گندم حاصل ہوئی وہ اس کا ’’نصف عشر ‘‘کی جوکہ ڈھائی من بنتا ہے وہ ادا کرے گا باقی جوبھی بچتی ہے ۔ مثلاساڑھے سینتالیس من وہ

چاہے رکھ دے چاہے خرچ کردے وہ اس کی مرضی ہے۔ مطلب کہ زکوۃ اس پر صرف ڈھائی من ہی ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 409

محدث فتویٰ